Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷ / ۳۲	۲۴ رجب ۱۳۹۸ھ ۔ یکم وفا ۱۳۵۷ش ۔ یکم جولائی ۱۹۷۸ء	نمبر ۱۴۸

حضور کی صحت کے متعلق لندن سے آمدہ تازہ اطلاع

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۳۰ جون ۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اپنے کیبل گرام مرسلہ ۲۹ جون میں مطلع فرماتے ہیں :-

" لندن ۲۹ جون حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ ۔ حضور جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے جملہ احباب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ فرماتے ہیں ۔

(مرزا انس احمد) "

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور موجودہ سفر یورپ کی غیر معمولی کامیابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا جیسی کوئی چیز نہیں ہے مومن کا کام ہے کہ ہمیشہ دُعا میں لگا رہے

اس استقلال اور صبر کے ساتھ دُعا کرو کہ اس کو کمال کے درجہ تک پہنچا دو

" یاد رکھو ! دُعا جیسی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے مومن کا کام ہے کہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے اور اس استقلال اور صبر کے ساتھ دعا کرے کہ اس کو کمال کے درجہ تک پہنچا دے اپنی طرف سے کوئی کمی اور دقیقہ فروگذاشت نہ کرے ... جب انسان اس حد تک دعا کو پہنچاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس دعا کا جواب دیتا ہے جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا اور تمہاری دعا قبول کروں گا حقیقت میں دعا کرنا بڑا ہی مشکل ہے ۔ جب تک انسان پورے صدق و وفا کے ساتھ اور صبر اور استقلال سے دعا میں نہ لگا رہے کچھ فائدہ نہیں ہوتا ... دعا نماز کا مغز و روح ہے اور رسمی نماز جب تک اس میں روح نہ ہو کچھ نہیں ۔ اور روح کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گریہ و بکا و خشوع و خضوع ہو اور یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حالت کو بخوبی بیان کرے اور ایک اضطراب اور قلق اس کے دل میں ہو "

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر افریقہ کی غیر معمولی کامیابی کیلئے

خصوصی دُعاؤں کی تحریک

(محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ۔ ربوہ)

لندن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے بعض احمدیہ مشنوں کا دورہ فرمانے ، وہاں تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے سلسلہ میں ضروری اقدامات فرمانے اور جماعت احمدیہ انگلستان کے زیر اہتمام "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر لندن میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب فرمانے کے بعد تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں عنقریب لندن سے افریقہ تشریف لے جا رہے ہیں جہاں حضور احمدیہ مشنوں کا دورہ فرما کر وہاں تبلیغ اسلام کی موجودہ مہم کا جائزہ لیں گے ۔

احباب جماعت ان ایام میں خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے جملہ رفقاء کا حافظ و ناصر ہو ، روح القدس سے حضور کی مدد فرمائے ، قدم قدم پر اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے اور افریقہ کے اس سفر کو بھی اپنی غیر معمولی برکتوں سے نواز کر غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے ۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ احسان ۔ آج یہاں جامع مسجد اقصیٰ میں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے زیر ارشاد نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے پڑھائی ۔ آپ نے سورہ آل عمران کی آیت قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اور اس کے بعد کی ایک آیت کا ترجمہ اور تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اب اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا اور اس کے نتیجہ میں روحانیت اور پاکیزہ زندگی حاصل کرنے کا صرف یہی ایک ذریعہ باقی ہے کہ انسان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے آپ کے نقش قدم پر چلنے اور آپ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی کوشش کرے ۔ جن باتوں سے آپ نے روکا اُن سے رُک جائے اور جن باتوں کو اختیار کرنے کا آپ نے نمونہ پیش فرمایا ان پر عمل کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے ۔ آمین

ربوہ یکم وفا ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے آمین

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مسیحؑ کی صلیبی موت سے نجات" کے اہم موضوع پر

لندن کی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے دوسرے روز کی مختصر رُوداد

بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی تلاش و حتمی تعیین کے متعلق تاریخی شواہد و جدید انکشافات

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا تفصیلی معلومات پر مشتمل گرانقدر مقالہ

(۴)

"مسیحؑ کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر جماعت احمدیہ کی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے دوسرے روز ۳ جون ۱۹۷۸ء کے سہ پہر کے اجلاس میں صدارت کے فرائض نامور سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے ادا فرمائے۔ اجلاس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد سب سے پہلے بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے اپنا فاضلانہ مقالہ پیش کیا۔ آپ کے مقالہ کا موضوع تھا "بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل"۔

کانفرنس کے انعقاد کا مقصد

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے مقالہ کے آغاز میں کانفرنس میں زیر بحث موضوع اور خود کانفرنس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا دنیا کے تین بڑے اہم مذاہب یعنی یہودیت، عیسائیت اور اسلام مسیح علیہ السلام کی شخصیت میں گہری دلچسپی اور ان کے وجود کے ساتھ وابستگی کے مدعی ہیں گو ان میں سے ہر ایک کی دلچسپی اور وابستگی ایک دوسرے سے مختلف اور بعض لحاظ سے متضاد نوعیت کی حامل ہے۔ ان تینوں مذاہب کے ماننے والوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے حتیٰ کہ دنیا کی غالب اکثریت ان تینوں مذاہب کے ماننے والوں پر ہی مشتمل ہے۔ موجودہ کانفرنس کے انعقاد کا مقصد یہی ہے کہ ایک انتہائی اہمیت کے حامل مسئلہ کی طرف دنیا کی توجہ مبذول کرائی جائے تاکہ مسیح علیہ السلام کی شخصیت کے متعلق متضاد نظریات کی وجہ سے جو بحث جاری ہے وہ کسی نتیجہ پر پہنچنے میں کامیاب ہو اور متلاشیانِ حق اپنے غلط عقائد اور نظریات سے دستبردار ہونے کے قابل ہو سکیں۔ اس کانفرنس کا انعقاد ہم میں سے ہر ایک کے لئے ایک دعوت کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ دعوت یہ ہے کہ ہم اس مسئلہ پر گہرے غور و فکر سے کام لیں اور اس زمانہ میں جو شہادتیں اور تاریخی ثبوت مہیا ہوئے ہیں انہیں ہر قسم کے تعصب سے پاک ہو کر غیر جانبدارانہ طور پر پرکھیں اور حق کو قبول کرنے میں پس و پیش سے کام نہ لیں خواہ وہ ہمارے موجودہ نظریات سے کتنا ہی متضاد اور مختلف ہی کیوں نہ ہو۔

ایک اہم سوال

محترم صاحبزادہ صاحب نے مقالہ میں اُن شہادتوں کا اختصار سے ذکر کیا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اتارے گئے تھے اس لئے ان کے مرنے، مر کر جی اُٹھنے اور آسمان پر جانے کا سوال اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا اگر مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ وہ مادی جسم کے ساتھ آسمان پر گئے تو طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صلیب سے زندہ اُترنے کے بعد انہوں نے کدھر کا رُخ کیا اور وہ گئے کہاں؟ ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ ان کے مر کر جی اُٹھنے اور مادی جسم کے ساتھ آسمان پر جانے کا قصہ محض بے اصل ہے عجیب بات ہے کہ کسی نے بھی اس امر کی وضاحت نہیں کی کہ مسیح علیہ السلام کے صلیب پر سے اُترنے اور پھر مرنے کے بعد جی اُٹھنے اور آسمان پر جانے کے درمیان تین دن کا وقفہ کیوں پڑا؟ اگر وہ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے صلیب پر فوت ہو گئے تھے تو وہ فوری طور پر کیوں نہ جی اُٹھے اور کیوں نہ اُسی دم آسمان پر چلے گئے؟ تین دن کا وقفہ پڑنے میں آخر کیا حکمت تھی؟ یہ ایک بنیادی سوال ہے جس کا جواب دینے کی کسی نے زحمت گوارا نہیں کی۔ تین دن کے اس وقفہ کی بجز اس کے اور کوئی معقول وجہ نہیں بنتی کہ یہ تین دن علاج معالجہ اور صلیب کی اذیت کے بعد طاقت بحال ہونے اور وہاں سے بچ نکلنے میں صرف ہوئے۔

فلسطین سے ہجرت کی وجہ

اس کے بعد آپ نے مسیح علیہ السلام کی فلسطین سے ہجرت کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بائبل میں مذکور ہے کہ مسیح علیہ السلام صرف اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی طرف مبعوث کئے گئے تھے چنانچہ انجیل میں مسیح علیہ السلام کا یہ قول درج ہے کہ:-

"مَیں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"
(متی باب ۱۵۔ آیت ۲۴)

اسی طرح انجیل لوقا میں لکھا ہے کہ:-

"ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔"
(باب ۱۹۔ آیت ۱۰)

اب اگر یہ کہا جائے کہ فلسطین میں آباد یہودی بھی گم کردہ راہ ہونے کی وجہ سے کھوئے ہوؤں کے ذیل میں آتے ہیں تو پھر وہ یہودی جو فلسطین سے باہر دُور دراز علاقوں میں جا آباد ہوئے تھے اُن کا کھویا ہوا ہونا بدرجہ اولیٰ مسلّم ٹھہرے گا کیونکہ وہ جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے کھوئے ہوئے تھے۔

مقالہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بنی اسرائیل بارہ قبیلوں میں بٹے ہوئے تھے۔ ان میں سے دو اُس سرزمین میں آباد تھے جہاں مسیح علیہ السلام مبعوث ہوئے اور جہاں انہوں نے انجیل کی منادی کی اور جہاں انہیں صلیب پر لٹکایا گیا۔ باقی دس قبائل دوسری سرزمینوں میں بکھرے ہوئے تھے۔ مسیح علیہ السلام کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ آسمانی مشن اُس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا تھا اور آپ اپنے مشن میں اُس وقت تک کامیاب نہیں قرار پا سکتے تھے جب تک کہ آپ باقی دس قبائل (جو بنی اسرائیل کی اکثریت پر مشتمل تھے۔) کے درمیان بھی نہ جاتے اور ان تک خدا کا پیغام نہ پہنچاتے۔ اب رہا یہ امر کہ وہ دس قبائل کہاں آباد تھے؟ سو خود انجیل سے ہی اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وہ فلسطین سے مشرق کی جانب دُور دراز علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ ستارہ جو آپ کی پیدائش کے وقت ایک نشان کے طور پر ظاہر ہوا تھا وہ مشرق میں ہی نکلا تھا۔ (متی باب ۲، آیت ۲) پس جو لوگ ستارہ دیکھنے کے بعد یہودیوں کے نومولود بادشاہ کی تلاش میں آئے تھے وہ اسرائیلی ہی تھے۔

گمشدہ قبائل کہاں آباد تھے؟

اس امر کا ثبوت دیتے ہوئے کہ فی الحقیقت بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل مشرق کی سمت میں ہی آباد تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے فرمایا کہ بہت سے محققین کا یہ دعویٰ ہے کہ کشمیر، افغانستان، ہندوستان کے بعض حصوں اور ارد گرد کے بعض علاقوں کے لوگ بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل ہی کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس دعویٰ کے ثبوت میں آپ نے بیس کے قریب یورپی مصنفوں، کشمیر کے چھ قدیمی مسلمان مؤرخوں اور پنڈت جواہر لعل نہرو سمیت دو ہندو سکالروں کی کتابوں اور تحریرات کے حوالہ جات پیش فرمائے۔ اسی ضمن میں آپ نے مسٹر جان نوئیل (Mr John Noel) کے ایک مضمون کا حوالہ بھی پیش کیا جو ۱۹۳۰ء میں "ایشیا میگزین" میں "آسمان کی بلندیوں کو چھونے والی کشمیر کی برف پوش چوٹیاں" (The Heavenly High Snow Peaks of Kashmir) کے زیر عنوان شائع ہوا تھا اس میں انہوں نے لکھا تھا:-

"وہ (یعنی اہل کشمیر) خالص ترین یہودیوں سے بڑھ کر اصلی اور نسلی یہودی نظر آتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ نہیں ہے کہ وہ لمبا چوغہ نما لباس (جو بائیبل میں مذکورہ ملبوسات کے متعلق ہمارے تصورات سے ملتا جلتا ہے) پہنتے ہیں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے چہروں کی وضع قطع اور خدوخال کی بناوٹ یہودی خدوخال کی ہو بہو نقل نظر آتی ہے۔ اس پر مزید عجیب مماثلت یہ ہے (اور کیا اسے اتفاقی مماثلت قرار دیا جا سکتا ہے؟) کہ کشمیر کے متعلق ایک محکم روایت کی رُو سے اہل کشمیر کا یہودیوں سے گہرا تعلق اور رشتہ ہے۔"

اہل کشمیر کے آباؤ اجداد

آپ نے فرمایا بہت بڑی تعداد میں ایسی تاریخی شہادتیں موجود ہیں اور یہ شہادتیں بھی مختلف ملکوں اور مختلف (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنیما کی حیثیت

مطالبات تحریک جدید کی روشنی میں

مکرم مولوی علی صاحب شاہد - مربی سلسلہ احمدیہ

سنیما اور ٹی وی کی افادیت سے انکار نہیں ہے بے شک یہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں ہیں اور علمی وسعت پیدا کرنے کے لئے انتہائی ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہیں لیکن یہ بات بھی تو درست ہے کہ نعمت کا غلط استعمال سے وہ نعمت، زحمت بن جاتی ہے۔ چنانچہ سنیما اور ٹی وی جو اپنی ذات میں مفید چیزیں ہیں۔ فی زمانہ قرب الٰہی کی راہوں میں دیوار ظلمت بن کر حائل ہیں۔

جوا اور شراب کی حرمت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ یہ اس لئے حرام ہیں کہ:-

"اِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ
نَّفْعِهِمَا"

یعنی دونوں کا گناہ (نقصان) ان کے نفع سے زیادہ ہے۔

پس ہر وہ چیز جس پر یہ اصول لاگو ہو گا وہ یقیناً نقصان دہ اور ممنوع ہو گا۔ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"سنیما اپنی ذات میں برا نہیں بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشا وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اگرچہ میری رائے یہی ہے کہ تماشا تبلیغی بھی جائز نہیں۔"

(مطالبات تحریک جدید صفحہ ۳۱)

نیز فرمایا:-

"سنیما کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ نقصان دہ چیز ہے موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے اس لئے قطعاً ممنوع ہونا چاہیئے۔ مگر میں ہمیشہ کے لئے اس کی مخالفت نہیں کرتا کیونکہ یہ صورت کی صورت ہو جاتی ہے فی الحال ضرورت دینی کے لحاظ سے اس کی مخالفت کرتا ہوں۔"

(مطالبات تحریک جدید صفحہ ۳۸)

مندرجہ بالا ارشادات سے واضح ہوتا ہے کہ سنیما فی ذاتہٖ برا نہیں اس سے بہت اچھے اچھے اور مفید کام لئے جا سکتے ہیں لیکن فی زمانہ یہ مخرب الاخلاق ہونے کی وجہ سے قومی۔ ملی، معاشرتی، اقتصادی اخلاقی۔ روحانی اور دینی ہر لحاظ سے مضر اور تباہ کن ہے۔

سنیما دیکھنے کے لئے تین چیزیں:

سنیما دیکھنے کے لئے بنیادی طور پر تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ (۱) روپیہ (۲) وقت (۳) نظر۔ اور قرآن کریم نے ان چیزوں پر یہ پابندی لگائی ہے کہ ان کا غلط استعمال نہ کیا جائے۔

(۱) روپیہ کے غلط استعمال کے بارہ میں فرمایا:-

"وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا
اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ
كَانُوْٓا اِخْوَانَ
الشَّيٰطِيْنِ۔"

(بنی اسرائیل: ۲۷، ۲۸)

اسراف کسی رنگ میں بھی نہ کرو کیونکہ اسراف کرنے والے یقیناً شیطانوں کے بھائی ہوتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ اسراف شیطانی اعمال میں سے ہے۔

(۲) وقت کے بارہ میں فرمایا:-

"هُمْ عَنِ اللَّغْوِ
مُعْرِضُوْنَ۔"

(المومنون)

کہ مومن لغویات سے کنارہ کش رہتے ہیں۔

وقت کا ناروا استعمال لغویات میں شامل ہے۔ اسی طرح سینما، گپ بازی فضول محفلیں، فضول کھیلیں بھی لغویات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے بتایا تھا کہ:-

"اَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ
الَّذِيْ لَا يُضَاعُ
وَقْتُهٗ۔"

کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہ کیا جائے گا

اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے اوقات کا صحیح مصرف کرے اور سنیما اور ٹی وی میں وقت کا غلط مصرف ہوتا ہے۔

(۳) نظر کے بارہ میں قرآن کریم فرماتا ہے

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
يَغُضُّوْا مِنْ
اَبْصَارِهِمْ۔"

(النور: ۳۱)

کہ مومنوں سے کہہ دے کہ وہ غض بصر سے کام لیں۔

غض بصر سے مراد یہ ہے کہ مومن اپنی نظروں کو نیچا رکھے اور نامحرم عورتوں کی طرف نہ دیکھے اور بدنظری سے بچے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کر لیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے سنیں۔ بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاک نظر اور نہ ناپاک نظر سے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے۔ بلکہ ہمیں چاہیئے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مردار سے۔ تا ٹھوکر نہ کھاویں کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۹ روحانی خزائن [illegible])

فلم کے بنیادی اجزاء:

(۱) ناچ۔ (۲) گانا اور (۳) محبت کے فحش انداز۔ آج کل جو فلمیں سنیما اور ٹی وی پر دکھائی جاتی ہیں ان میں یہ تین حصے انتہائی ضروری اور لابدی ہوتے ہیں اور شاید ان کے بغیر کوئی فلم، فلم ہی نہیں سمجھی جاتی۔ اسی طرح ٹی وی میں اکثر ڈرامے بھی انہیں اجزاء سے مرکب ہوتے ہیں۔

ابلیس نے آدم علیہ السلام کے سجدہ سے انکار کیا تو خدا تعالیٰ نے اسے ملعون قرار دیا۔ ابلیس نے خدا کے حضور عرض کی کہ مجھے مہلت دی جائے کہ میں آدم علیہ السلام کی ذریت کو بہکاؤں اور راہ ہدایت سے پھسلاؤں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا:-

"وَاسْتَفْزِزْ مَنِ
اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ
بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ
عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ
رَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ
فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ
وَعِدْهُمْ۔"

(بنی اسرائیل: ۶۵)

کہ جا ان میں سے جس پر تیرا بس چلے اسے اپنی آواز سے فریب دے کر اپنی طرف بلا اور اپنے سواروں اور پیادوں کو ان پر چڑھا لا اور ان کے مالوں اور اولادوں میں ان کا حصہ دار بن اور ان سے جھوٹے وعدے کر

اس آیت کریمہ میں "آواز" سے فریب دینے سے مراد گانا بجانا اور اس کی دیگر صورتیں ہیں سواروں اور پیادوں سے مراد ناچنے والیاں۔ بھانڈ، نقال اور قوالیاں گانے والے اور دیگر اس قسم کے کام کرنے والے ہیں اموال میں شرکت سے مراد یہ ہے کہ روپیہ پیسہ کو لغو کاموں میں استعمال کیا جائے اور اسراف کیا جائے۔

اولاد میں شرکت یہ ہے کہ والدین بچوں کو فضول اور لغو محفلوں میں لے جاتے ہیں یا پھر فلمی محاورے اور ڈائیلاگ سکھاتے ہیں اور پھر ان کے ان بولوں پر فخر کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وعدوں سے مراد ہے کہ دوست ایک دوسرے کو ایسی محفلوں میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں اور اس قسم کے وعدے کرتے ہیں کہ اگر تم میرا یہ کام کرو تو میں تمہیں فلم دکھاؤنگا وغیرہ۔ اسی طرح وعدوں سے مراد فحش محبت کے عہد و پیمان بھی ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ حکم دیتا ہے کہ:۔

"لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ"

کہ تم فواحش کے قریب مت جاؤ

گانے بجانے کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھ کر قلب سلیم یہ گواہی دیتا ہے کہ اس کا سننا مرضیٔ خدا کے منافی اور اس کے قانون سے روگردانی ہے۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

"كنت مع ابن عمر
في طريق فسمع
مزمارًا فوضع
اصبعيه في اذنيه
قال كنت مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم
فسمع صوت يراع
فصنع مثل ما صنعت"
(مشكوٰة)

میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ راستہ میں تھا تو اس نے گانے بجانے کی آواز سنی اور اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں ڈال لیا۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپؐ نے "نے" کی آواز سنی تھی اور اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کیا ہے۔

گانا بجانا جو فلم اور ٹی وی کا جزو لاینفک ہے اس سے ہمارے پیارے آقاؐ انتہائی کراہت کرتے تھے۔ فرماتے ہیں:۔

"يمسخ من امتي في
اخر الزمان قردة و
خنازير قيل يا رسول الله
يشهدون ان لا اله
الا الله وانك لرسول
الله - قال نعم - قال فما
بالهم يا رسول الله؟
قال يتخذون المعازف
والقينات والدفوف
ويشربون الاشربة
فباتوا على شربهم و
لهوهم فاصبحوا
قد مسخوا قردة و
خنازير"

کہ آخری زمانہ میں میری امت میں سے بعض لوگ بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسخ ہو جائیں گے کہا گیا یا رسول اللہ! کیا وہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہوں گے اور یہ کہ آپ خدا کے رسول ہیں۔ فرمایا، ہاں۔ کہا گیا پھر ان کے مسخ ہونے کی وجہ کیا ہوگی۔ فرمایا وہ گانے بجانے والے آلات اور گانے بجانے والی عورتوں اور ڈھول ڈھمکوں میں مصروف ہوں گے اور شرابیں پئیں گے اور شرابی ہوں گے اور لہو و لعب کی حالت میں رات بسر کریں گے اور صبح ایسی حالت میں کریں گے کہ وہ مسخ ہو کر بندر اور سؤر بن جائیں گے یعنی رقص و سرود اور شراب میں مست رہنے کی وجہ سے ان کے اخلاق رذیل ہو جائیں گے

بندر کی فطرت میں ہے کہ وہ نقال ہے اس لحاظ سے اس حدیث کی صداقت ظاہر و باہر ہے کہ لوگ جو سینما وغیرہ دیکھتے ہیں یا گانے سنتے ہیں وہ اس کی نقل کرتے ہیں اور بچے تو اٹھانوے فیصدی ایسے ہیں جو فلم کے گانے، آواز اور کردار کی نقل کرتے ہیں اور بچیاں اور عورتیں لباس کی نقل کرتی ہیں۔

حدیث میں آتا ہے:۔

"من تشبه بقوم
فهو منهم"

کہ جو کسی قوم کی نقل کرتے ہوئے اس سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان میں سے ہی ہوتا ہے۔

پس جو بھی گاتے بجاتے اور ناچ کرنے والے گروہ کی نقل کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فهو منهم۔

گانے کئی قسم کے بد خیالات پیدا کرتے ہیں اور بیہودہ دل پر بدنما داغ ڈال دیتے ہیں اور دل مردہ ہو جاتا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"الغناء ينبت النفاق
في القلب كما ينبت
الماء الزرع"
(مشكوٰة)

کہ گانا دل میں اسی طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ
اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ط
أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
مُهِينٌ" ۝ (لقمٰن: ۷)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنا روپیہ ضائع کر کے کھیل تماشہ کی باتیں لیتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکیں اور انہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے راستہ کو ہنسی کے قابل چیز بنا لیتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے ذلت والا عذاب ہوگا۔

ذرا غور فرمائیے کیا ان تماشا کی باتوں میں سینما بھی شامل نہیں اور کیا سینما دیکھنے کے لئے روپیہ ضائع نہیں ہوتا؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر سینما دیکھنا ترک کر دیجئے!

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم لہو الحدیث سے گانا مراد ہے۔ گانا مراد ہے۔ گانا مراد ہے۔

مسلمانوں پر تباہی کی داستان میں ایک بڑا حصہ ناچ گانے کا بھی ہے کہ جب شاہی درباروں میں دانشوروں کی جگہ نقالوں اور بھانڈوں نے لے لی اور خدائی احکام اور تلاوت قرآن پاک کی بجائے ناچ گانے کو ترجیح ملی تو مسلمانوں پر ادبار کے بادل چھا گئے۔

اندلس میں جب مسلمان [illegible] رقص و سرود میں منہمک تھے تو عیسائیوں نے انہیں نکال باہر کیا۔ مصر کی حکومت گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے جب مصر پر حملہ کیا تو فاطمی بادشاہ کے محل میں موسیقی جاری تھی اور راگ جوالی ہو رہے تھے۔ انگریزوں نے جب ہندوستان پر حملہ کیا مغل بادشاہ ساز و آواز میں مست تھے۔ یہی وہ واقعات ہیں جو ہم مسلمانوں کے دلوں میں کانٹے کی طرح اٹک گئے ہیں اور ہر سانس کے ساتھ یاس و الم اور درد و غم کی ٹیس جگا دیتے ہیں۔ یہ سینما کے صرف دو اجزاء تھے جنہوں نے مسلمانوں کو زوال و انحطاط کی گہرائیوں میں اتار دیا۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور اس کی بخشی ہوئی استعدادوں کو لغویات میں ضائع کر دیتے ہیں تو ڈر ہے کہ کہیں یہ نعمتیں اور رحمتیں ہم سے واپس نہ لے لی جائیں کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب ایک قوم راہ صداد سے انحراف کرتی ہے اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ اصولوں کو لغو اور استہزاء سے توڑتی ہے تو قانون الٰہی کا نقارہ بجتا ہے اور تو یہی پیاری آواز سنتی ہیں:۔

"فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ" (المائدہ: ۵۵)

کہ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ جلد ہی ایسی قوم لے آتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔

انسان جب اپنی خواہشات سے مغلوب ہو کر یا ماحول سے متاثر ہو کر کسی مسئلہ کے بارہ میں سوچتا ہے تو نتیجۃً اس کی سوچ اسے غلط راستہ پر لے جاتی ہے اگر ایسی ہی سوچ کے نتیجہ میں یہ کہہ کر انسان فلم کے اچھے حصوں سے فائدہ اٹھا لے اور برے حصہ سے متاثر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو محض اپنے نفس کو دھوکہ دینے والی بات ہے اور بہانہ ہے کیونکہ تجربہ بتاتا ہے بلکہ نتائج اس کی تائید کرتے ہیں کہ فلم اور ڈرامہ جیسی بیہودہ لغویات میں سے ایک جزو بھی ہے وہ اخلاق حسنہ کی راہ میں اخلاق سیئہ کے کانٹے بو دیتا ہے۔ اس کا مخرب الاخلاق حصہ اتنا زیادہ ہوتا اور پرکشش ہوتا ہے کہ انسان متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر آب زلال میں پیشاب کی ایک چھینٹ بھی پڑ جائے تو اس سارے کو گرا دیا جاتا ہے اور اگر مشت خار زار میں سے ایک پھول لینے کے لئے ہاتھ کو زخمی کرنا پڑے تو پھول کو چھوڑ دینا ہی ترجیح مصلحت ہے۔ سینما کی بھی یہی حالت ہے۔ اسے دیکھ تو لیا جائے۔

"مشکل یہی ہے درمیاں میں
کہ گل ہے خار کم ہیں بوستاں میں" (درثمین)

لہٰذا فلم خواہ سینما میں ہو یا ٹی وی پر اس وقت اور اس زمانہ میں مخرب الاخلاق اور نقصان دہ ہے اور کسی احمدی کے لئے اس کا دیکھنا مناسب نہیں۔ حضرت المصلح الموعودؓ کے [illegible] ان الفاظ کو سن کر دل کانپ جاتے ہیں کہ:۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف گھرانوں کی لڑکیوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے اور سینما والوں کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔"

(مطالبات تحریک جدید صفحہ ۱۱)

اگر اب بھی کوئی شخص سینما اور فلم کو پسند کرتا ہے اور ایسے ڈرامہ کو دیکھنا اپنے لئے روا سمجھتا ہے جس میں ناچ گانے وغیرہ عنصر پایا جاتا ہے یا اسے دیکھنا وقت اور پیسے کا ضیاع ہے تو اس کو اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ:۔

"میں جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی نہ سرکس، تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشے میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشا وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا جائز نہیں۔" (مطالبات تحریک جدید صفحہ ۳۲)

ہاں اس وقت جب سینما سے روحانی اخلاق کو تار تار کرنے والے اجزا ختم ہو کر نور خداوندی کی جلوہ گری کا شروع ہو جائیں گی اور اچھے ماحول میں اس کا فروغ آ جائیگا تو پھر یہ ایک نعمت ہوگی۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ وہ وقت جلد تر لائے اور ہماری کمزوریوں کو دور کرے اور ہمیں تمدن اسلامی کے قیام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن کانفرنس کے دوسرے روز کی مختصر روداد (بقیہ صفحہ ۲)

مذاہب سے تعلق رکھنے والے غیر جانبدار محققین کی فراہم کردہ جن سے اہل کشمیر کا یہودی النسل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہ سب محققین اس بات پر متفق ہیں کہ اہل کشمیر بنی اسرائیل ہی کی اولاد اور نسل ہیں۔ ان شہادتوں کا تعلق اولاً نسلی خد وخال سے ہے جنہیں نہ کوئی بنا سکتا ہے اور نہ بگاڑ سکتا ہے، پھر ان شہادتوں کا تعلق لباسوں کی مماثلت سے ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ ان شہادتوں کی بنیاد لوگوں کے ناموں اور جگہوں اور مقامات کے ناموں میں یکسانیت پر بھی ہے۔ یہ سب شہادتیں یقیناً اہل کشمیر کے ماضی اور ان کی اصلیت کو آشکار کرنے والی ہیں۔ جب مختلف النوع شہادتوں کے اس ذخیرہ کا قرآن مجید اور بائبل کے بیانات کی روشنی میں مطالعہ کیا جائے تو اس نتیجہ پر پہنچنے کے سوا چارہ نہیں رہتا کہ بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل اوائل ہی اُن علاقوں میں ہی آکر آباد ہوئے تھے جو آجکل افغانستان اور کشمیر کے ناموں سے موسوم ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ ہندوستان کے بعض دوسرے علاقوں مثلاً بمبئی اور ساحل مالابار میں بھی آباد ہوئے تھے۔

اس ضمن میں آپ نے کشمیر، افغانستان اور بعض دوسرے علاقوں کے قبائل اور جگہوں کے ناموں میں یکسانیت کی ۴۰۵ مثالوں کا حوالہ بھی دیا۔ یہ سب نام بائبل میں مذکور ناموں سے زبردست مشابہت رکھتے ہیں اور ان کے یہودی الاصل ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا زبانوں اور ان کے الفاظ میں اشتراک کی شہادت کو رسوم ورواج اور عادات و اطوار میں اشتراک کی جھلک سے بھی تقویت ملتی ہے۔ اس امر کے باوجود کہ صدیاں بیت چکی ہیں اور مذہب بھی بدل چکا ہے زبانوں، رسوم ورواج اور عادات و اطوار میں اشتراک کی جھلک کا پایا جانا اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ ان علاقوں کے لوگ ذات اور نسل کے اعتبار سے اسرائیلی ہیں۔ آپ نے مشترک آباؤ اجداد اور مشترک ثقافتی ورثہ کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ یہ اشتراک آرٹ، کلچر، روایات، لوک کہانیوں اور لوک گیتوں میں بھی پایا جاتا ہے اور ان کے یہودی ماخذ اور نقطۂ آغاز کی نشاندہی کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کشمیر، افغانستان اور ان کے ملحقہ علاقوں میں بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کے آباد ہونے کے متعلق ہر قسم کی شہادتوں کا زبردست ذخیرہ فراہم ہو چکا ہے۔ یہ ذخیرہ مذہبی کتابوں میں ہی پوشیدہ نہیں ہے بلکہ یہ پھیلا ہوا ہے مختلف ملکوں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے زمانۂ قدیم اور زمانۂ حال کے محققین کی کتابوں اور تاریخی دستاویزوں میں۔ ان مذاہب کے ماننے والے زندگی کے بہت سے حقائق اور عقائد کے بارہ میں آپس میں شدید اختلاف رکھتے ہیں لیکن پٹھانوں اور کشمیریوں کے یہودی الاصل ہونے کے بارہ میں ان کے درمیان زبردست اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر سر فرانسس ینگ ہسبنڈ نے قبر مسیح کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جبکہ ان علاقوں کے لوگ اپنی شکل و شباہت اور عادات و اطوار کے لحاظ سے حتمی طور پر یہودی النسل نظر آتے ہیں تو کیا کشمیر میں مسیح کی قبر موجود ہونے کا نظریہ تعجب خیز ہو سکتا ہے؟ مراد یہ کہ اس نظریہ پر تعجب کا اظہار بے محل ہے۔

آنحضرتؐ کی ایک پیشگوئی اور اس کا ظہور

اپنے مقالہ کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے فرمایا تھا کہ عیسائیت اُس وقت تک زوال پذیر نہیں ہوگی اور نہ اس کی ترقی اُس وقت تک رُکے گی جب تک کہ مسیح موعود جس کے ہاتھوں صلیب کا پاش پاش ہونا مقدر ہے دنیا میں ظاہر نہ ہو جائے۔ آپ کی اس پیشگوئی میں یہ اشارہ مضمر تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایسے انکشافات ہوں گے جن سے مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت، جی اُٹھنے اور آسمان پر جانے کے عیسائی عقائد کا باطل ہونا از خود آشکار ہو جائے گا اور مذہبی صحائف نیز طبّی اور تاریخی تحقیقات اور انکشافات کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے شواہد سے متاثر ہو کر لوگ ان عقائد کو ترک کرنے کی طرف مائل ہوتے چلے جائیں گے۔ وہ وقت یقیناً آ پہنچا ہے۔ جن باتوں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی وہ آج ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہیں۔ پہلی رات کے چاند کی طرح سب کے لئے ان کے ظہور کو دیکھنا ممکن نہیں ہے لیکن آخر کب تک؟ وہ تعصبات اور غلط مفروضات جو دو ہزار سال سے پنپتے چلے آ رہے تھے اور جن کی جڑیں بہت گہری تھیں وہ جڑیں اب ڈھیلی پڑنی شروع ہو گئی ہیں اور اُن کے کالعدم ہونے کا زمانہ قریب سے قریب تر آ رہا ہے۔ بلاشبہ اب صداقت نے رفتہ رفتہ اُبھرنا اور قلوب پر اثر انداز ہونا شروع کر دیا ہے۔ اس کے غالب آنے کو اب کوئی روک نہیں سکتا۔ اُس طوفان کی ابتداء۔ جیسا کہ آج سے ۸۰ سال قبل اُس وقت برپا ہوا تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موضوع پر قلم اٹھایا تھا اور مسیح علیہ السلام کے کشمیر میں آنے اور طویل عمر پانے کے بعد وہاں فوت ہونے کا انکشاف کیا تھا۔ اور اب دیکھو اس انقلاب کو بھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت مخالفت کے علی الرغم جو انکشاف فرمایا تھا آج اس کے بیشتر حصہ کو دنیا بلا چون و چرا تسلیم کرتی چلی جا رہی ہے۔ جو کچھ ابھی دنیا نے تسلیم نہیں کیا ہے اُسے بھی وہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی کیونکہ نئے انکشافات اور صداقت کے نت نئے جلووں کے آگے تعصبات اور غلط قسم کے قدیمی مفروضات کی رکاوٹیں ٹھہرا نہیں کرتیں، وہ دُور ہوتی ہیں اور حقیقی علم پھیلے اور غالب آئے بغیر نہیں رہتا۔ اُس وقت دنیا بھر کی قومیں حق و صداقت کے آگے سرِ تسلیم خم کر کے اسے قبول کرتی چلی جائیں گی اور ایک نئے نظام کی بنیادیں استوار ہوتی چلی جائیں گی۔ وہ نظام موجودہ زمانہ کی تباہ کن جنگوں، باہمی دشمنیوں اور مخاصمتوں کا جو نسلِ انسانی کی پیدائش کے مقصد کے حصول میں روک بنی ہوئی ہیں قلع قمع کر کے رکھ دے گا۔

ماہرانہ تجزیہ پر مبنی جب یہ بصیرت افروز مقالہ ختم ہوا تو سامعین سے کھچا کھچ بھرے ہوئے ہال میں تحسین و آفرین کا بے ساختہ غلغلہ بلند ہوا اور سب نے ہی اسے ایک بہت گرانقدر مقالہ قرار دیا۔ (باقی)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۶۸۷

مَیں عتیق الرحمٰن آفریدی ولد نواب علی خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰۰/- روپیہ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عتیق الرحمٰن آفریدی ولد نواب علی خان صاحب شیخ مانده کوئٹہ۔

گواہ شد۔ اقبال حسین چوہدری وصیت ۲۰۰۰۲ باسط جنرل سٹور کوئٹہ۔

گواہ شد۔ نصیر احمد چوہدری وصیت ۲۰۹۴۶ مربی سلسلہ احمدیہ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۳۶۸۸

مَیں حمیدہ بیگم زوجہ دین محمد صاحب ننگلی قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۵۰۰ روپیہ

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ۔ حمیدہ بیگم زوجہ دین محمد صاحب ننگلی خادم مسجد اقصیٰ ربوہ۔

گواہ شد۔ خلیل احمد نگمن ولد چوہدری فقیر محمد صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ مقبول احمد خادم ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ۔

درخواست دعا

خاکسار کی امی جان اہلیہ حافظ عبدالکریم صاحب شیخ آف احمدیہ منزل دادو سندھ (مرحوم) آجکل تشویشناک طور پر بیمار رہی ہیں انہیں جگر اور معدہ کا کینسر ہے اور وہ اس وقت حیدرآباد (سندھ) میں مقیم ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(منیر احمد شیخ سوداگر چرم لاڑکانہ حال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس

فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس مورخہ ۱۰؍جولائی سے ۲۴؍جولائی تک مرکزِ سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی، انشاء اللہ العزیز۔ لہٰذا جملہ امراء کرام و مربیان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ:۔

۱۔ کلاس میں شامل ہونے والے طلبہ کی فہرست نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور طالبات کی فہرست صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی خدمت میں جلد سے جلد بھجوا دی جائے۔

۲۔ کلاس میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ طالب علم کے پاس اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی طرف سے تعارفی چٹھی ہو۔ اس کے بغیر کلاس میں داخلہ کی اجازت نہ ہوگی۔

۳۔ طلبہ کو تاکید فرماویں کہ وہ اپنے ہمراہ قرآن مجید اور تین عدد کاپیاں لائیں اور اِس بات کا خیال رکھیں کہ ننگے سر پھرنا اسلامی شعار کے خلاف ہے لہٰذا نمازوں کے دوران کوئی طالب علم بھی ننگے سر نہ ہو۔

۴۔ طالبات کو کلاس میں شمولیت کے لئے اکیلے نہ بھجوایا جائے بلکہ مقامی جماعت یہ انتظام کرے کہ کوئی نگران ضرور ان کے ہمسفر ہو۔

(قائم مقام ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

یوم تحریکِ جدید

تحریکِ جدید کی وصولی کی رفتار تیز تر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کی ذیلی تنظیمیں اپنی اپنی سہولت کے پیشِ نظر ماہِ جولائی میں یوم تحریکِ جدید منائیں۔ جملہ ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ وہ مقامی سیکرٹری صاحب تحریکِ جدید سے رابطہ قائم فرماکر وصولی کے بارے میں بھرپور تعاون فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید۔ ربوہ)

مکرم محمد شفیع صاحب درویش قادیان وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

قادیان سے بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم محمد شفیع صاحب درویش اچانک ہارٹ اٹیک سے مورخہ ۲۶؍۶؍۷۸ کو وفات پاگئے ہیں۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحوم مکرم مبارک احمد صاحب کارکن نظارت بیت المال خرچ اور مکرم عبدالسلام صاحب کارکن نظارت امورِ عامہ کے چچا تھے۔ تقسیم ملک کے وقت سے ہی نہایت ذوق و شوق سے انہوں نے درویشی کی زندگی اختیار کرلی تھی اور اپنے وسیع خاندان کے نمائندہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ انہوں نے اس تیس سالہ لمبے دَور کو خوب اچھی طرح سے نبھایا۔ ابتدائی پُرآشوب زمانہ میں مصائب و آلام کا بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا اور کبھی کوئی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے اور عہدہ داران مقامی و مرکزی کی اخلاص و وفاشعاری کے ساتھ اطاعت فرمانبرداری کی اور حتی المقدور کوشش کی کہ اپنا بوجھ خود ہی اُٹھائیں۔

ان کی شادی مطلوبہ بیگم صاحبہ بنت میاں کریم بخش صاحب دارالیمن ربوہ سے ہوئی تھی بوقت وفات ان کی عمر اندازاً ۴۸ سال ہوگی۔ بیوہ کے علاوہ تین بچے بطور یادگار چھوڑے ہیں بڑے بچے کی عمر بارہ سال کے لگ بھگ ہوگی۔

احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ درویش مرحوم کی مغفرت فرمائے درجنّت نصیب کرے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ان کی بیوہ اور بچوں کا خود کفیل ہو۔

(ناظر خدمتِ درویشان)

درخواستِ دُعا

مَیں اِس سال (جولائی میں) بی۔اے کا امتحان دے رہی ہوں قارئین کرام سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(فہمیدہ فضل ۲۰/۱۲ دارالرحمت شرقی الف۔ ربوہ)

نصابِ فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس

فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس ۱۹۷۸ء میں شمولیت کا ارادہ رکھنے والے عزیزوں کی اطلاع کے لئے ذیل کا مقررہ نصاب اِس لئے درج کیا جارہا ہے تاکہ عزیز طلبہ وطالبات نصاب کی کتب مہیا کرکے اپنے ہمراہ لاسکیں۔

۱۔ قرآن مجید:۔ سورہ یونس و سورہ ہود (کا ترجمہ پڑھایا جائے گا)

۲۔ حدیث:۔ ساٹھ منتخب احادیثِ نبویہ کا مجموعہ اَلستّین (یہ کتابچہ نظارت ہذا کی طرف سے مہیا کیا جائے گا)

۳۔ کلام:۔ "مسیح ہندوستان میں" (مکمل)
(کتاب نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف سے بقیمت چار روپیہ مل سکتی ہے)

۴۔ تاریخ احمدیت:۔ از اپریل ۱۹۱۶ء تا مارچ ۱۹۱۸ء

۵۔ عربی اسباق:۔ بارہ اسباق (یہ کتابچہ بھی نظارت ہذا کی طرف سے مہیا کیا جائے گا)

(نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

فوری ضرورت

فضلِ عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں جن کے لئے سٹاف کی ضرورت ہے آسامیوں کے آگے صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ درج ہیں۔

۱۔ میڈیکل آفیسر ایم۔بی۔بی۔ایس۔ گریڈ ۵۰۰۔۵۰/۱۰۰۰/۵۰/۱۲۵۰۔ اس کے علاوہ N.P.A الاؤنس ۱۵۰/- روپیہ ماہانہ ٹیکنیکل الاؤنس ۵۰/- روپے ماہانہ اور کرایہ مکان ۲۵/- روپے ماہانہ و مہنگائی الاؤنس ۱۱۰/- روپے ماہانہ ہوگا۔

۲۔ انیستھیٹسٹ (ANAESTHETEST)۔ اُوپر والے گریڈ اور الاؤنسز کے مطابق۔

۳۔ لیڈی ڈاکٹر ایم۔بی۔بی۔ایس۔ اُوپر والے گریڈ اور الاؤنسز کے مطابق۔

احمدی ڈاکٹروں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ خدمتِ دین کے جذبہ کے تحت مرکز میں آکر کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے گا۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال۔ ربوہ

ناظمینِ اطفال متوجہ ہوں

ہر سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام اطفال و ناصرات کا مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے۔ سال ۱۹۷۸ء کا عنوان ہے "مسلم بچوں کے سنہری کارنامے"۔ یہ مضمون کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہونا چاہیئے نیز حوالے مکمل دیں اور صاف لکھیں۔ یہ مضمون ۳۱؍جولائی ۱۹۷۸ء تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اس سلسلے میں "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" از شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اور دیگر اسلامی کتب مثلاً "اسلامی جنگیں" از شفیقی عبدی پوری، "سیرۃ خاتم النبیینؐ" از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، "سیرۃ النبیؐ" از علامہ شبلی نعمانی سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ولادت

میری دو بیٹیوں ناصرہ ضیاء اور نصرت اختر کو مورخہ ۲۰؍۶؍۷۸ اور ۲۵؍۶؍۷۸ کو اللہ تعالیٰ نے بچے عطا فرمائے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی عمر دے، خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔

(نصیر احمد۔ سول لائن نئی آبادی گل روڈ گوجرانوالہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴